نقطہ

مکان ولامکاں کیا ہیں؟
زمان ولازماں کیا ہیں؟

حدودِ آگہی کیا ہیں؟
شعورِ زندگی کیا ہے؟
حوادث کے بیاں سے جاننے کی جُستجو ناکام رہتی ہے
کسی تمثیل سے بھی یہ معمے حل نہیں ہوتے
جگہ اور وقت میں تفریق ہے یا یہ ہماری آنکھ کا دھوکا ہے
جو افکار کو محدود رکھتا ہے؟
حقیقت کو سمجھنے کے طریقے میں
کوئی ایسا خلا ہے جو ہماری جُستجو بے سُود رکھتا ہے؟

اگرچہ فلسفے میں ان مسائل کے کئی حل ہیں
اگرچہ تجربات تھوڑی سُن گُن دے رہے ہیں اب

https://emad-ahmad.com/

مگر کیا یہ حوادث کا بیاں ہی ہے؟
اضافت کے عمومی یا خصوصی ضابطوں سے ملنے والے
کچھ مکانی اور زمانی نقطہ ہائے آگہی کا اک نشاں ہی ہے؟
یہ ہم سے دور بس افلاک میں گُم کہکشاؤں کی کہانی ہے؟
کہو کیا نفسِ انسانی نے آفاقی مسائل کو
ہمیشہ سے کہیں اندر، بہت اندر نہیں پرکھا؟
نفوسِ نسلِ انسانی نے باہر کے کئی عُقدے
فقط اندر کے سفروں سے نہیں کھولے؟

سنو، یہ لامکاں اور لازماں آفاق سے بڑھ کر
ہمارے اپنے اندر کی کہانی ہے
جہاں پر لامکاں اور لازماں ملتے ہیں، وہ نقطہ
کہ نقطہ؛ بے مکان و بے زماں ہوتا ہے ویسے بھی
حدودِ آگہی کا ہے
شعورِ زندگی کا ہے
جو اس نقطے پہ آ جائے اسے محسوس ہوتا ہے

https://emad-ahmad.com/

اسے معلوم ہوتا ہے
مکاں بس ایک حد ہے
زندگی کا امتحاں ترتیب دینے کے لیے تخلیق کردہ ہے
زماں بس ایک حد ہے
آدمی کا امتحاں ترتیب دینے کے لیے تخلیق کردہ ہے

جو اس نقطے پہ آجائے
اسے معلوم ہوتا ہے
حقیقت کا نشاں کیا ہے
قلوبِ نفسِ انسانی کا اصلی امتحاں کیا ہے

اسے محسوس ہوتا ہے
زمانی کچھ نہیں ہوتا
مکانی کچھ نہیں ہوتا
جگہ اور وقت اک ہی چیز کے رُخ ہیں
حقیقت ہی کے پرتَو ہیں

https://emad-ahmad.com/

یہ دو بُعدین ہیں جو منقسم ہوتے ہوئے بھی
مرتکز ہیں ایک نقطے پر

جو اس نقطے پہ آ جائے
سمجھ جاتا ہے بالآخر
خدا جو لامکانی ہے
خدا جو لازمانی ہے
وہ کیسے قلبِ مومن میں سما سکتا ہے
کیسے آدمی کا ہاتھ رب کا ہاتھ بنتا ہے
کہ کیسے آدمی کی آنکھ رب کی آنکھ بنتی ہے
کہ کیسے لامکاں اور لازماں ملتے ہیں نقطے پر
حدودِ قلب میں یک جان ہوتے ہیں

جو اس نقطے پہ آ جائیں
تو کس رفعت پہ پھر انسان ہوتے ہیں!

https://emad-ahmad.com/